ذرائع ابلاغ پر نظر رکھیے!

عبداللطیف خالد چیمہ

میڈیا جس تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اِس نے زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کیا ہے اخبارات ورسائل اور الیکٹرانک میڈیا انسانی ذہنوں کی ساخت پر اثر انداز ہونے لگا ہے۔ اجتماعی کام شعور اور کامن سینس کے بغیر ممکن نہیں۔ دنیا کا منظر جس تیزی کے ساتھ ہر روز بدلتا نظر آ رہا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم دین کا کام کرنے والے زمینی حقائق کو نظر انداز کرنے کا وطیرہ چھوڑ دیں اور کھلی آنکھوں سے اس کا ادراک کریں کہ ہمارا دشمن کن حربوں اور کن ہتھیاروں سے لیس ہو کر دین وسیاست، تہذیب و ثقافت اور افکار ونظریات پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ صرف فتنۂ اِرتدادِ مرزائیہ کو لے لیں کہ وہ میڈیا میں کس طرح اپنے تربیت یافتہ افراد کو داخل کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ جگہ بنا کر کس طرح اثر انداز ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اس کو سمجھے بغیر ہم شعوری طور پر تحفظِ ختم ِنبوت کے مشن کو کما حقہ آگے نہیں بڑھا سکتے۔ قادیانی علانیہ اور بھیس بدل کر دونوں طریقوں سے اردو وانگریزی اخبارات اور ٹی وی چینلز میں داخل ہو چکے ہیں اور کچھ لوگ لبرل ازم کی آڑ میں اُن کے نظریات کو فروغ دے رہے ہیں۔ ایسی ہی ایک مثال ۱۴ر ستمبر کی شام ٹی وی چینل ''آج'' پر کراچی میں پیش آئی، جہاں پروگرام ''سفرِ ہدایت'' زبیر احمد کی میزبانی میں ڈاکٹر خالد ظہیر سے عقیدۂ ختم ِنبوت کے حوالے سے گفتگو کرائی گئی۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی اور گکھڑ منڈی سے جناب فضل حسین چیمہ نے اِس بابت ہمیں توجہ دلائی کہ ایسی گفتگو ہوئی یا ''کرائی'' گئی ہے۔ جس سے امت کے چودہ سو سالہ متفقہ عقیدے اور ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلے کے برعکس قادیانی دجل وفریب کی بو آ رہی ہے ''کہ نبوت رحمت ہے تو پھر ختم کیسے ہوگئی یہ تو جاری رہنی چاہیے۔'' وغیرہ وغیرہ

متعدد احباب کی طرف سے اس پر اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے ''آج'' ٹی وی چینل کو اپنا پُر امن احتجاج ریکارڈ کر وایا گیا۔ بعض دوستوں نے اخبارات میں مضامین اور کالم لکھے۔ چنانچہ ۲۲ اور ۲۳ر ستمبر کی درمیانی رات ڈاکٹر خالد ظہیر نے ''آج'' ٹی وی چینل کے ایک پروگرام میں اِس پر معذرت کی جو بہر حال خوش آئند ہے۔ ہم ان کی وضاحت کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پرنٹ والیکٹرانک میڈیا دین بیزار طبقات کو ورتج دینے اور امتِ مسلمہ کے متفق علیہ عقائد میں تشکیک کا موجب نہ بنے۔ اِسی طرح بعض اردو اور انگلش اخبارات میں بعض کالم نویس ''قادیانی فلسفۂ جہاد'' کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنے اور اپنی نسلوں کے ایمان کو محفوظ بنانے کے لیے ایسے اقدامات کرنا ہوں گے جس سے ذرائع ابلاغ پر نظر رکھنے کا اہتمام ہو سکے اور ایک ایسی ٹیم تیار کی جاسکے جو اس ''میڈیا وار'' میں اپنا کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دشمن کے طریقۂ واردات کو پوری طرح سمجھ سکے۔

مجلس احرارِ اسلام کی جملہ ماتحت شاخوں اور اراکین ومعاونین کا بدرجۂ اولیٰ فرض بنتا ہے کہ وہ میڈیا پر خصوصی نظر رکھیں۔ اخبارات ورسائل اور جرائد کا بغور مطالعہ کریں، میڈیا کے حوالے سے اپنے ماحول میں شعور بیدار کریں اور اِس کے مثبت ومنفی پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں!